حافظ جاسم ادریس سلفی☆

رسول اللہ ﷺ کی نصرت وتوقیر...چند تجاویز

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد ولد آدم، محمد قائد المرسلين وإمام النبيين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، وبعد!

ایک مؤمن ومسلم جس طرح اپنے آقا ورب تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اسی طرح اپنے مطاع ورسول کریم ﷺ سے بھی محبت کرتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ [البقرة:١٦٥]

''کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرنے والے ہیں۔''

قرآن کریم ایمان والوں کی یہ صفت بھی بتاتا ہے:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب:٦]

''کہ نبی، مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔''

یعنی جس میں بھی 'ایمان' ہوگا، وہ اپنے آپ سے بھی زیادہ رسول امین ﷺ سے محبت رکھے گا اور ان کے معاملے کو مقدم جانے گا۔دراصل 'محبت' کے اس جذبے کے بغیر، ایمان کا تصور ہی نہیں ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

«ثلاث من كن فيه، وجد حلاوة الإيمان: من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما»

''تین باتیں جس میں ہوں تو اس نے ایمان کی مٹھاس پالی: (سرفہرست) جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اتنی محبت ہوگئی، جتنی ان کے علاوہ کسی سے نہیں۔'' [صحيح البخاري:٢١]

ایک اور روایت میں ہے:

«لايؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»[صحيح البخاري:١٥]

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، اس کے والد، بچے اور تمام لوگوں سے بھی زیادہ۔''

اسی محبت وایمان کے دیگر تقاضاجات (مثلاً آپ ﷺ کی اطاعت واتباع، سنت کی پیروی اور اس سے لگاؤ، سیرت مبارکہ کا مطالعہ اور اس کو اپنانا وغیرہ) میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ کے سچے اور آخری نبی ہونے پر یقین رکھا جائے، آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کی جائے، آپ ﷺ کی عزت وتوقیر اور احترام کیا جائے، یہ آپ ﷺ کی بعثت کے اہم مقاصد میں سے ہیں۔قرآن کریم اس کی شہادت اس طرح دیتا ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾ [الفتح ٨،٩]

''ہم نے آپ ﷺ کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم سب لوگ اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے رسول ﷺ پر یقین رکھو، اُن

☆ نائب مفتی جماعت غرباء اہل حدیث، کراچی

کی مدد وحمایت کرو اوران کا ادب واحترام ملحوظ رکھو۔''

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی حمایت ونصرت اور عزت وتکریم، ہر ایماندار و دیانتدار شخص کرتا ہے (چاہے وہ اسلام کی نعمت سے ابھی تک سرفراز نہ ہوا ہو)

ہر منصف مزاج انسان آپ ﷺ کی تعریف وحمایت کیوں نہ کرے؟ جبکہ آپ ﷺ مسلمانوں کے لئے 'رحمت' ہونے کے ساتھ ساتھ ساری انسانیت، سارے عالم، بلکہ تمام جہانوں کے لئے، پیکر رحمت وشفقت ہیں۔

[مفہوم آیات سورة التوبة:٦١، سورة الأنبياء:١٠٧]

پھر آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کا اعلان و اِقرار تو حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد وسلیمان اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سمیت تمام انبیاء کرام نے کیا تھا۔ [مفہوم آیت آل عمران:٨١]

اس لحاظ سے پیارے حبیب نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وخاتم النبیّین ﷺ کی حمایت و نصرت کرے بغیر، ہر یہودی، (حضرت) ابراہیم، اسحٰق، داؤد، سلیمان اور موسیٰ کے 'عہد' کو توڑنے والا ہے، ہر عیسائی، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی 'بشارت' کو ٹھکرانے والا ہے، (کچھ احتمالات کے ساتھ) بدھ مت، ہندومت اور سکھ مت (وغیرہ) کا نام لینے والے اپنے (مزعومہ) انبیاء کے وعدے، 'وچن' اور تعلیمات کو مٹی میں ملا کر پامال کرنے والے ہیں۔ ان باتوں کا سراغ (باوجود تحریف وتبدیل کے) مذاہب عالم کی کتب میں موجود ہے۔ جس کی گواہی قرآن مجید، اَحادیث مبارکہ کے علاوہ تاریخ میں بھی ملتی ہے اور یہ گواہی دینے والے خود ان مذاہب کے علماء (اسکالرز) ومحققین ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ تمام اَدیان و مذاہب کی رو سے محترم ہیں تو پھر ایسے واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں جن میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے ساتھ 'استہزاء' و'گستاخی کا پہلو ہو یا صراحۃً 'اہانت' کی کوشش کی گئی ہو۔ یقیناً اس ناکام ونامراد منصوبے میں شیطان لعین کا بہت بڑا ہاتھ ہے جو نہ صرف مسلمانوں سے بیر رکھتا ہے بلکہ ہر انسان اور بنی آدم کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے جہاں شیطان کی دشمنی کا ذکر فرمایا، وہاں 'یا ایها الناس' (اے لوگو!) کا صیغہ استعمال کیا۔ [سورة فاطر:٥،٦]

اس کے علاوہ بھی کچھ ایسے اسباب ہیں جن کا تدارک لازمی ہے۔ مثلاً:

① متعلقہ اَفراد (مجرمین) کا لاعلم و جاہل ہونا اور 'کسی' کے اُکسانے پر ایسے قبیح اَمر میں شرکت کرنا۔ قرآن مجید نے اس بات کو بھی 'توہین' کا سبب قرار دیا ہے۔ اللہ کا فرمان: (... عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ...) [الأنعام:١٠٩]

② کسی ناداں شخص کی نادانی بھی کبھی اس کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن نے دوٹوک اَنداز میں یہ حکم فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ...﴾ [حوالہ سابقہ]

''کہ یہ لوگ جن معبودان باطلہ کو اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں، انہیں تم برا نہ کہو (گالی نہ دو) کہ پھر وہ بھی اللہ کو گالی دیں گے حد سے تجاوز کرتے ہوئے اور لاعلمی کے سبب سے۔''

رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی ایک مسلمان اور یہودی میں اپنے اپنے نبی سے متعلق، ان کی فضیلت اور فوقیت میں جھگڑا ہوا تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا: «لا تُخَيِّرُونِي مِن بَيْنِ الأنبياءِ» [صحيح البخاري:٤٦٢٨]

''کہ مجھے دیگر انبیاء پر مقابلۃً فضیلت نہ دو۔''

③ مسلمانوں کی مجموعی بے عملی، قرآن وحدیث سے روگردانی اور خراب حالات زار بھی ان واقعات کی اہم وجوہات

میں سے ہیں۔

④ اور اکثر ایسے حادثات کفر کی غلاظت، کفار کے نفوس و دلوں کے 'خبث' اور حسد وبغض کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ ﴿قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ﴾ [آل عمران:۱۱۹]

⑤ یا پھر سرداری وحکمرانی (پوری دنیا کی نام نہاد ٹھیکیداری و جاگیرداری) کے چھن جانے کا خوف ہوتا ہے۔

ان باتوں کے تدارک وعلاج کے لئے موثر قدم اٹھانا پڑے گا۔ جسے شریعت کی نظر میں 'جہاد' کہا گیا ہے۔ یہ جہاد اپنے نفس 'امارہ' کے خلاف شروع ہوگا تو انتہاء "فقاتلوا أئمة الكفر" پر ختم ہوگا۔

بلا شبہ اسباب مذکورہ میں سے آخر الذکر دو سبب بغیر 'قتال' (مسلح کارروائی) کے دور نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رب تعالیٰ کا سچا قرآن گویا ہوتا ہے:

''اور یہ لوگ اگر اپنے عہد و پیمان کو توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرداروں اور پیشواؤں سے لڑو۔ ان کی قسموں اور یقین دہانیوں کا کوئی اعتبار نہیں، اسی طرح یہ (اپنی مذموم حرکتوں سے) باز آ جائیں گے۔'' [التوبة:۱۲]

ذیل میں اس اہم مسئلے کے تدارک، طعن فی الدین اور اہانت رسول کی کوششوں کی روک تھام کچھ تجاویز اور ہر مسلمان کے لئے کچھ نصیحتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

① دین الٰہی، اسلام کی حقانیت اور رسول اکرم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ و سیرت طیبہ کے بارے میں صحیح معلومات عام کی جائیں اور اس سلسلے میں نشر و اشاعت کو تیز تر کیا جائے۔

② پورا عالم اسلام جس طرح اس نازک معاملے میں زبانی و جذباتی اور بیانات کے لحاظ سے ایک نظر آ رہا ہے، عملی طور پر بھی متحد ہو جائے۔ کیا ہم قرآن حکیم کے بیان کردہ ﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾ ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (وغیرہ) میں شمار ہونے کے لائق نہیں بن سکتے؟ کم از کم اسی معاملے میں کفار سے سبق حاصل کر لینا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے ایک دوسرے کی حمایت کر دی اور "الكفر ملة واحدة" کا کتنا بڑا ثبوت دے دیا ہے۔ مسلمانوں اور خصوصاً بلادِ اسلامیہ کے حکمرانوں کو چاہئے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ کا عملی مظہر بنیں۔

عالم کفر کو دوبارہ یقین آ جائے «المؤمن للمؤمن كالبيان، يشد بعضه بعضاً» [صحيح البخاري:۴۸۱] ''کہ ایک مؤمن دمسلم دوسرے ساتھیوں کے لئے عمارت کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے لئے سہارا اور قوت و مضبوطی کا باعث ہوتے ہیں۔'' یقین جانئے کہ کفار، مسلمانوں میں سے کچھ 'بندے' توڑے بغیر ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔

③ کفار کی مصنوعات کا بائیکاٹ ضرور کیا جائے (جیسا کہ ثمامہ رضی اللہ عنہ بن اُثال نے یمامہ کی بہترین گندم کی ترسیل روک کر رسول اللہ ﷺ کی حمایت ونصرت کا اعلان کیا تھا) لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی مصنوعات کو اس معیار کا بنائیں کہ وہ کفار کی ان مصنوعات سے ہر کس و ناکس کو بے پرواہ کر دے۔ بائیکاٹ کا مقصد صرف ان کی درآمدات کو روکنا نہیں بلکہ برآمدات کے سلسلے میں بھی لاتعلقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بھی ذہن میں رکھنی چاہئے:

«لا تحدثوا حلفاً في الاسلام» [رواه الترمذي:۱۵۸۸] ''کہ کفار سے مزید معاہدات نہ کرنا۔''

④ جہاد اسلامی کے لئے مجاہدین کو مربوط کیا جائے اور اس کی بے ترتیبی پر غور کیا جائے۔ نیز 'جہاد' کو قطعۂ ارض اور اس کے حصول سے منسلک کرنے کے بجائے 'اعلاء کلمة الله' کے ساتھ خاص کیا جائے۔ منظم 'جہاد' 'فلسطین یا کشمیر' کی آزادی تک نہیں، قیامت تک جاری رہنے والی کوشش وسعی کا نظریہ اجاگر کیا جائے۔

⑤ او آئی سی (OIC) اگر واقعی اسلامی تنظیم ہے تو اسے خلافت اسلامیہ کے نہج پر چلایا جائے۔ ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾[الأنفال:٦٠] کے پیش نظر اس تنظیم کا فوجی و دفاعی شعبہ قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعے مسلمانوں کی 'اتحادی' افواج، دنیا میں حقیقی 'امن' قائم کر کے دکھائیں۔

⑥ فی الحال بین الاقوامی طور پر اس مسئلے کا حل طلب کیا جائے (جب کہ بین الاقوامی قوانین میں بھی کسی کی دل آزاری جرم ہے)

حکمران طبقہ خصوصی طور پر اپنی ملاقاتوں میں اس مسئلے کو زیر بحث لائیں۔ افہام وتفہیم بھی کی جائے۔ مسلمانوں کے عقیدہ 'ایمان بالرسل' ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ﴾[البقرة:٢٨٥] کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ سنجیدہ افراد کو سمجھایا جائے کہ مسلمان تو اپنے نبی ﷺ کی عزت کرتا ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی عزت کی بھی پاسداری کرتا ہے۔ (وغیرہ)

⑦ دیگر کاوشوں کے ساتھ ساتھ 'قنوت نازلہ' کا اہتمام بھی کیا جائے اور عام طور پر بھی ان ممالک و افراد متعلقہ پر اللہ کی لعنت بھیجی جائے۔

نوٹ: یہ تجاویز ایسے اسباب اور واقعات کی روک تھام کے لئے ہیں۔ ورگرنہ 'شاتمین' و گستاخان رسول ﷺ وشعائر اسلام کی سزا تو صرف قتل ہے اور یہ مسئلہ مجمع علیہ ہے۔ ﴿ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ [يٰسين:٣٠]

❊……❊……❊

ہم پر گزر رہی ہیں قیامت کی ساعتیں
تہذیب شر میں حسنِ عمل کی رمق نہیں
سر ہو قلم حضور کے گستاخ کا ریاضؔ
جینے کا حق نہیں اسے جینے کا حق نہیں
[ریاض حسین چودھری]